49632-فطرانہ اور مالی زکاۃ میں فرق

سوال

کیا مسلمان پر مال کی زکاۃ جو دین کے پانچ ارکان میں سے ایک ہے اور فطرانہ میں کوئی فرق ہے ؟

پسندیدہ جواب

جی ہاں زکاۃ جو ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے یہ فطرانہ جو کہ رمضان کی زکاۃ کے علاوہ ہے.

پہلی یعنی یعنی ارکان اسلام والی زکاۃ ہے اور یہ کچھ اقسام کے اموال میں فرض ہوتی ہے مثلا :

1 چوپائے یعنی اونٹ گائے اور بکری.

2 تجارتی سامان.

3 زمین سے اگنے والی اشیاء، اور یہ دو چیزوں پر مشتمل ہے :

اول :

کھیتی اور پھل، علماء کرام کا اجماع ہے کہ یہ زکاۃ چار اقسام میں فرض ہوگی : گندم جو کھجور اور منقہ.

اس کے علاوہ باقی اشیاء میں علماء کا اختلاف ہے.

دوم :

خزانہ، یہ کفار کا وہ مال ہے جو زمین میں مدفون ہو اور مسلمان شخص کو مل جائے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے مجموع الفتاوی میں ابن منذر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ :

"اہل علم کا اجماع ہے کہ نو اشیاء پر زکاۃ واجب ہوتی ہے : اونٹ، گائے، بکری، سونا، چاندی، گندم، جو، کھجور اور منقہ.

جب ان میں ہر کوئی قسم اس نصاب کو پہنچ جائے جس میں زکاۃ واجب ہوتی ہے "اھ

دیکھیں : مجموع الفتاوی (10/25).

ان اموال کے علاوہ میں علماء کا اختلاف ہے :

ان اموال میں معین شروط کے ساتھ زکاۃ واجب ہوگی، اور شریعت مطہرہ نے جو مقدار مقرر کی ہے وہ نکالنا اور ادا کرنا واجب ہے.

اس سلسلہ میں آپ تفصیل معلوم کرنے کے لیے قسم زکاۃ کے مسائل کا مطالعہ کریں.

اور یہ زکاۃ (یعنی مال کی زکاۃ) دین اسلام کا ایک رکن ہے اس کا منکر شخص دین اسلام سے خارج ہوجاتا ہے، اور زکاۃ ادا نہ کرنے والا شخص قطعی طور پر فاسق ہے، مسلمان حکمران کو چاہیے کہ وہ زبردستی اور جبر کے ساتھ زکاۃ وصول کرے، اور اگر وہ زکاۃ نہ دینے پر مصر رہے اور اپنے قبیلہ کی پناہ حاصل کر کے زکاۃ ادا نہ کرے تو اس سے لڑائی کی جائیگی حتی کہ وہ زکاۃ ادا کردے.

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

" یقینا اسلام کی بنیاد پانچ اشیاء پر ہے :

اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور نماز پابندی سے ادا کرنا، اور زکاۃ ادا کرنا، اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا، اور بیت اللہ کا حج کرنا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (8) صحیح مسلم حدیث نمبر (16).

اور بخاری و مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑائی کروں حتی کہ وہ یہ گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور یقینا محمد اللہ کے رسول ہیں، اور نماز پابندی سے ادا کرنے لگیں، اور زکاۃ ادا کریں، چنانچہ جب وہ یہ کام کرنے لگیں ت وانہوں نے مجھ سے اپنا خون اور اپنا مال محفوظ کرلیا، مگر اسلام کے حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ کے سپرد "

صحیح بخاری حدیث نمبر (25) صحیح مسلم حدیث نمبر (22).

صحابہ کرام کا اجماع ہے کہ زکاۃ ادا نہ کرنے والوں کے ساتھ جنگ کی جائیگی بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ :

"جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ تھے اور عرب میں سے جس نے کفر کرنا تھا کفر کیا، چنانچہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے : تم لوگون سے کیسے جنگ کرسکتے ہو حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں حتی کہ وہ لاالہ الا اللہ پڑھ لیں، چنانچہ جس نے بھی لاالہ الا اللہ پڑھ لیا اس نے مجھ سے اپنا مال اور اپنا نفس محفوظ کرلیا مگر اسلام کے حق کے ساتھ، اور اسکا حساب اللہ پر.

تو ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے : اللہ کی قسم میں تو اس نے بھی جنگ کروں گا جس نے نماز اور زکاۃ میں فرق کیا کیونکہ زکاۃ مال کا حق ہے، اللہ کی قسم اگر انہوں نے مجھ سے ایک بکری کا چھوٹا سا بچہ بھی روک لیا جو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں اس کے روکنے پر ان سے ضرور جنگ کرونگا.

عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں : اللہ کی قسم اللہ تعالی نے ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کا سینہ کھول دیا تھا تو میں نے جان لیا کہ وہ حق پر ہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1400) صحیح مسلم حدیث نمبر (20).

اور جو زکاۃ رمضان المبارک کے آخر میں فرض ہوتی ہے وہ فطرانہ ہے، سب علماء کا اس کے واجب ہونے پر اجماع ہے، مگر جو شاذ ہے.

دیکھیں: طرح التثریب (46/4).

اور فطرانہ مالی زکاۃ کے درجہ اور مقام سے کم ہے، کیونکہ فطرانہ ارکان اسلام میں شامل نہیں، اور اس کا منکر شخص کافر نہیں ہوتا.

فطرانہ کا ذکر بہت ساری احادیث میں ملتا ہے جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان مرد و عورت آزاد اور غلام بچے اور بوڑھے پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فطرانہ مقرر کیا، اور حکم دیا کہ لوگوں کے نماز عید کے لیے جانے سے قبل ادا کیا جائے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1503) صحیح مسلم حدیث نمبر (984).

اور سنن ابو داود میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ روزے دار کے لیے لغو اور غلط کام سے پاکیزگی اور مسکین کے کھانے کے لیے فطرانہ مقرر کیا، چنانچہ جس نے بھی نماز عید سے قبل ادا کیا تو اس کا فطرانہ مقبول ہے، اور جس نے نماز عید کے بعد ادا کیا تو یہ عام صدقات میں سے ایک صدقہ ہے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (1609) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے حسن قرار دیا ہے.

مزید تفصیل معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (12459) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.